گل وبرگ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | اداریہ

دعوت اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمان نہیں ہے

(قسط اول)

از: سید محمد حسینی اشرفی مصباحی، چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور

مورخہ ۴؍نومبر ۲۰۱۲ء کو شطرنجی پورہ ناگپور میں بعد نماز عشاء، پیغام رضا کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس میں خاص طور پر جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مولینا المفتی الشاہ محمد اختر رضا خانصاحب قادری ازہری مدظلہٗ العالی نے بہ نفس نفیس شرکت فرمائی، اجلاس کے اختتام پر میرا خطاب ہوا، میں نے مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف دعوت اسلامی کی کارکردگی پر نشاندھی کر کے ثابت کیا کہ یہ جماعت چلتے چلتے مسلک اعلیٰ حضرت کی نشان راہ سے بھٹک گئی ہے۔ ٹی وی، موووی، وی سی آر، ڈی وی ڈی، وغیرہ سے متعلق اسکا موقف مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ہے، اسی طرح خوابوں کی بھر مار نے اس جماعت کو گمراہ گمراہ گر دبنا دیا۔ عطار صاحب پر اللہ کا سلام تو آ ہی گیا، اب صرف وحی الٰہی آنی باقی ہے۔ وہ بھی شاید جلد ہی آ جائے۔ اتنے گمراہ کن خواب آج تک کسی نے گڑھا نہیں جتنے خواب دعوت اسلامی نے گڑھی ہے۔ اور اس کو اسپر ندامت بھی نہیں۔ خیر اسکی گمراہ گری ''خوابوں کا آپریشن'' نام کے عنوان سے آگے ہم بیان کریں گے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ منہاج القرآن والے ڈاکٹر طاہر کا کفر اور دعوت اسلامی کی گمراہی کو جماعت اہلسنت کے سامنے لایا جائے۔

میں نے دوران تقریر اس جماعت کے ٹریڈ مارک ہری پگڑی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ لوگ ہری پگڑی سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لے کر استعمال کرتے ہیں حالانکہ سبز عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاذ ونادر ہی استعمال فرمایا ہے۔ اگر انہیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کا اتنا ہی شوق تھا تو یہ بھی زیادہ سے زیادہ سفید عمامہ استعمال کرتے پھر کبھی کبھی سیاہ اور شاذ ونادر سبز، ایسا نہ کرتے ہوئے جناب الیاس عطار صاحب نے اپنی جماعت کے بطور نشانی ٹریڈ مارک ہری پگڑی ہی کو منتخب کیا ہے اسی کو ایک مخصوص واضع کے ساتھ استعمال کرنے کو لازمی قرار دیا جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یکسر خالی ہے۔ میں نے اپنی تقریر کے درمیان یہ کہا تھا کہ ''نکال دو ان کی ہری پگڑی کو، اب یہ نہیں چلیگا'' میری تقریر حضرت تاج الشریعہ کے سامنے ہوئی میرے بعد حضرت تاج الشریعہ مدظلہٗ العالی کا خطاب ہوا، حضرت نے خطبۂ مسنونہ کے بعد اپنے خطاب کا آغاز انھیں جملوں سے فرمایا کہ ''ابھی سید محمد حسینی میاں نے جو کہا میں ان کے آگے کہہ رہا ہوں' تو آپ نے یہ ثابت کیا کہ یہ جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کی نمائندہ جماعت نہیں اور نہ ہی یہ مسلک اعلیٰ حضرت پر عامل جماعت ہے بلکہ یہ سراسر مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ہے'' اس پر ہندوپاک کی دعوت اسلامی نے ہم دونوں کے خلاف سبّ شتم کا بازار گرم کر دیا اور انھوں نے حدود شرعیہ کو توڑ کر رذیل بازاری لوگوں کی طرح گالی گلوچ کرتے ہوئے ''کافر'' کہہ کر سنیوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کرنے میں مصروف ہو گئے۔

اس کے بعد دعوت اسلامی ہند کے سرپرست مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب کا میرے نام انتہائی سخت برہمی کا خط آیا جس میں انہوں نے لکھا کہ'' آپ بالکل خاموش ہو جایئے اس سلسلہ کو بند کر دیجئے'' اسکے علاوہ بہت سی باتیں ہیں جسکا رد ضروری ہے۔ میں نے اسکے جواب میں جو لکھا ہے وہ ایک مستقل رسالہ ہو گیا۔ اب میں میٹھے میٹھے جناب الیاس عطار صاحب اور میٹھے میٹھے جناب ناگپوری مفتی صاحب سے براہ راست خطاب کر رہا ہوں کیا آپکی جماعت کے لوگوں نے ہم پر اس قسم کی گندی خلاف شرع حرکتیں کی ہیں یہاں تک کہ انھوں نے ہم کو'' کافر'' کہا، کیا ان کی نازیبا حرکتوں پر یعنی ''کافر'' کہنے پر متفق ہیں؟ یا نہیں؟ کھلے لفظوں میں اقرار یا انکار کریں۔ اگر اقرار ہے تو آپ دونوں شرعی طور پر یہ ثابت کریں کہ ہم دونوں ایسے ہی سب وشتم کے لائق ہیں؟ اگر کفر پر آپ کا اقرار ہے تو ثابت کریں۔ یا نہیں تو جنھوں نے ہم پر ناجائز حملہ کیا ہے ان کے

خلاف آپ لوگوں نے کیا کاروائی کی یہ بتائیں۔

اسی طرح ہندوستان میں جو لوگ دعوت اسلامی چلاتے ہیں جن کے پاس ملک و غیر ملک کا خاص کر پاکستان سے زکوٰۃ صدقات، چرم قربانی کا لاکھوں روپیہ رہتا ہے اور وہ جو دعوت اسلامی چلانے کے لیے لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں جنتا گلاس اسٹور ناگپور والے، حاجی غلام یٰسین اور ان کے بھائی اور ہمنوا وہ اسکی صفائی پیش کر کے اپنی گلو خلاصی کریں، کیا یہ شریعت کے مطابق ہے؟ ورنہ یاد رکھئے کہ اب یہ لوگ بچ کر جا نہیں سکتے۔ خدا کی مار آپ پر پڑے گی تو کوئی آپکو چھڑانے والا نہیں ملیگا۔ ''اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِید'' ''بیشک تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے''۔ اسپر میرا کہنا یہی ہے کہ آپ ان پر حکم عائد کریں اور اپنی برأت کا اعلان کریں۔

دعوت اسلامی کے خلاف شرع امور انجام دینے والوں کو متنبہ کرنے والوں کے خلاف بولنے اور لکھنے والوں کی ٹولیاں مقرر کردی ہیں۔

پہلا گروپ جو دعوت اسلامی کے زرخرید علماء کا ہے جو غلامانِ عطار کہلاتے ہے۔ جو درجۂ غلامی میں ایکدوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی میں مصروف ہیں جس میں یوپی کے ایک بڑے مدرسے کے چند علما کا گروپ ہے اور ناگپور کے سنیئر عالم جو مفتی بھی ہیں وہ پہلے باطل کے مقابلہ میں حق کی للکار کہلاتے تھے جنھوں نے پچھلے دور میں دیوبندیوں کے آنجہانی مناظر مولوی ارشاد دیوبندی اور ایں جہانی طاہر گیاوی سے لوہا لیا تھا اور اپنی دلائل و براھین سے پر تقریروں میں مشہور تھے، یہ جب سے دعوت اسلامی کی حمایت میں آگئے ہیں اور میٹھے میٹھے عطار صاحب کی اطاعت و فرمانبرداری قبول کرلی ہے جب سے وہ اسکے برعکس ہوگئے ہیں۔

دوسرا گروپ مولانا الیاس عطار صاحب کے خلاف شرع الفاظ و کردار کی تاویل کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

تیسرا گروپ۔ ان کے خلاف شرع حرکت پر ٹوکنے والوں کی کردار کشی کرتا ہے۔

چوتھا گروپ خوف خدا و شرم نبی (جل شانہٗ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بے پرواہ ہوکر تہمت و الزام تراشی، سب و شتم (یعنی گالی گلوچ) میں مصروف ہوجاتا ہے۔

پانچواں گروپ بدنام کرنے میں مصروف ہوجاتا ہے، اور دعوت اسلامی اور عطار صاحب پر تنقید کرنے والوں کو دفاعی پوزیشن میں کھڑا کردیتا ہے کہ اسی میں الجھا کر دعوت اسلامی آگے بڑھنے میں مصروف ہوجاتی ہے، وہ چاہتی ہے کہ کوئی ہم پر حملہ آور نہ ہو۔

چنانچہ ۴؍نومبر ۲۰۱۲ء کو میرے اور حضرت تاج الشریعہ مدظلہ العالی کے بیان کے بعد یہی معاملہ پیش آیا دعوت اسلامی کا ہر گروپ بڑی تیزی سے اپنے اپنے کام میں لگ گیا، بات سبز پگڑی کو لے کر اٹھی تھی اس سلسلے میں چند باتیں ذہن میں رکھ لیں الفاظ پر بحث کرنے سے پہلے اس بات کو ذہن میں رکھنا ہوگا کہ اس لفظ کے ڈکشنری میں کیا معنی ہیں اور اصطلاحی معنی کیا مراد لئے گئے ہیں۔ اب لفظ پگڑی پر بحث ملاحظہ فرمائیں، ڈکشنری میں، عمامہ اور پگڑی کا ایک معنی لکھا گیا ہے یعنی دو مترادف الفاظ کا ایک معنی ہے۔ ڈکشنری کے معنی کو اسکی جگہ پر رکھ کر جس اصطلاح میں بحث کی جارہی ہے اس کے علم و فن میں اسکے اصطلاحی معنی مراد لیئے جاتے ہیں۔ اگر تصوف میں بات کی جائے تو تصوف کے اصطلاحی معنی کو ذہن میں رکھنا ہوگا، اگر علم کلام میں بحث کی جائے تو علم کلام کے اصطلاحی معنی کو دیکھنا ہوگا، اسی طرح بات شریعت کی کی جائے تو شریعت مطہرہ کے اصطلاحی معنی و مفہوم کو ذہن میں رکھنا ہوگا ایسے ہی مختلف علوم و فنون میں بات کی جاتی ہے تو انھیں علوم و فنون کے اصطلاحی معنی کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ اب آیئے اسی تناظر میں لفظ عمامہ اور پگڑی کو دیکھیں۔ حضور پاک خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حیات ظاہری میں اکثر سفید عمامہ شریف استعمال فرمایا اور کبھی سیاہ بھی اور شاذ و نادر سبز رنگ کا بھی حوالہ ملتا ہے، اکثر اوقات میں سبز رنگ کا عمامہ اختیار نہیں فرمایا جیسا کہ دعوت اسلامی والے استعمال کرتے ہیں اور اسکو وہ سنت کہتے ہیں، اسکو سنت کے مطابق قرار دینے پر اختلاف ہے۔ خود دعوت اسلامی نے انٹرنیٹ پر میرے بیان کے خلاف جو مضمون ڈالا ہے پہلے ہم اسکے چند جملوں کو من و عن نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے... ''اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فرماتے ہیں ''عمامہ باندھنا سنت متواترہ دائمہ ہے، حدیث

پاک کا مفہوم ہے کہ عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامے کے ۷۰ جمعہ کے برابر ہے اور مزید حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ فرشتوں کے تاج ایسے ہوتے ہیں۔اب ایک ظالم شخص (یعنی سید محمد حسینی) نقلی مفتیوں (یعنی حضرت تاج الشریعہ اور ان دارالافتاء کے مفتی حضرات) کے سامنے بھرے اجتماع میں ان حدیثوں کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے ہے کہ میں ہری پگڑی اتروادونگا اب یہ نہیں چلے گا جس کو دیکھو ہری پگڑی پہنا ہوا ہے اسکی پگڑی اتاردو"۔

اب میں براہ راست میٹھے میٹھے الیاس عطار صاحب اور میٹھے میٹھے وفادار عطار ناگپوری مفتی صاحب سے مخاطب ہوں۔اب یہ دونوں بتائیں کہ کہاں میں نے عمامہ شریف کی فضیلت پر جو حدیثیں آئی ہیں ان کا انکار کیا ہے؟ صرف میٹھے میٹھے الیاس عطار صاحب جو ایک مخصوص (سبز) رنگ اور مخصوص وضع کی پگڑی اختیار کررکھی ہے اسکا رد کیا ہے جو سنت سے یکسر خالی ہے جو صرف اور صرف میٹھے الیاس عطار صاحب کی عمامہ اور سنت کے نام پر دھوکہ دہی ہے میں نے اس کی مخالفت کی ہے،اس کو مطلقاً عمامہ شریف کی توہین پر پھیر کر مجھ پر اور حضرت تاج الشریعہ بریلوی پر جو حملے کیئے گئے ہیں یہ کہاں تک جائز ہے۔آپ کی دعوت اسلامی والوں نے ہم دونوں کو کافر تک کہا،کیا آپ دونوں ان کے اس الزام سے متفق ہیں؟ اگر متفق ہیں یہ الزام کفر ثابت کیجئے ورنہ خیر منایئے اکہ اسی الزام کو جو ثابت نہیں کرسکے تو کفر لوٹ کر کہاں جائیگا؟ اب ہم میٹھے میٹھے بھائیوں کی تحریر سے ہی ان کا رد کرتے ہیں اسی انٹرنیٹ سے نکالے گئے پرنٹ میں آگے لکھتے ہیں ملاحظہ فرمایئے:.....

"حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب 'کشف الالتباس فی استحباب اللباس صفحہ ۲ پر لکھتے کہ دستار مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر اوقات سفید،کبھی کبھار سیاہ اور شاذ ونادر سبز ہوتی تھی"۔

اب میں میٹھے میٹھے الیاس صاحب قادری اور میٹھے میٹھے وفادارِ الیاس قادری ناگپور مفتی صاحب سے پوچھونگا کہ آپ اگر سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وفادار اور عامل بالسنۃ ہوتے تو حضور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور جذبۂ وفاداری میں سنت کریمہ کی ادائیگی کے لیئے آپ بھی اکثر اوقات سفید عمامہ اور کبھی کبھار سیاہ اور شاذ ونادر سبز عمامہ استعمال کرتے؟ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شاذ ونادر سبز عمامہ کا استعمال کرنا اس سے جواز کا حکم صادر تو ہوتا ہے پر سنت کی ادائیگی کے لئے اکثر اوقات سفید اور کبھی کبھار سیاہ ہونا چاہیئے۔جسکو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاذ ونادر استعمال فرمایا۔آپ نے صرف سبز رنگ کو ہی اپنا ٹریڈ مارک بنالیا اور آپ کے ہمنواں نے بھی آپ کے طریقہ پر عمل کرنا شروع کردیا جیسا کہ آپ نے کاندھے پر چادر رکھی تو ساری دعوت اسلامی نے چادر رکھ لی آپ نے سر پر ڈوپٹا اوڈھا تو سارے ہمنواں نے بھی ڈوپٹا اوڈھ لیا یہاں تو ایسا لگتا ہے کہ سنت پر عمل کم آپ کے طریقہ پر عمل زیادہ ہے۔ہم نے اسی کا رد وابطال کیا آپ کو برا لگا۔میرے خلاف ہر ان حربوں کو استعمال کروایا جو ایک رذیل ،کمینہ بازاری انسان بھی نہیں کرسکتا جو آپکی جماعت نے انجام دیا اور کافر تک کہہ ڈالا۔

تھوڑا سا کپڑا سر پر باندھنا یہ عمامہ نہیں کہلاتا ہے،سر پر کپڑا غیر مسلم بھی باندھتا ہے،جیسے ہندوستان میں غیر مسلموں کا ایک گروہ جسے سکھ برادری کہتے ہیں یہ تو لازماً سر پر مختلف رنگوں کی پگڑیاں باندھتے ہیں۔اسی طرح غیر مسلموں میں ہندو برادری کے سوامی اور کبھی کبھار سادھو سنت بھی پگڑی باندھتے ہیں بالخصوص آریہ سماج کے مہاپرش کہلانے والے سوامی لازماً پگڑی باندھتے ہیں ان کے ان افعال کو کیا عمامہ باندھنا کہا جائیگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔اس کو پگڑی باندھنا ہی کہا جائیگا۔ایسے ہی بنام مسلم کسی مرتد وگمراہ کا پگڑی باندھنے کو سنت رسول نہیں کہا جائیگا۔پہلا گروہ غیر مسلموں کا وہ ایمان میں داخل نہیں ہوا،یہ کفار کا گروہ ہے۔اور دوسرا گروہ بنام مسلم جو ارتداد کی منزل پر فائز ہے دعویٰ اسلام تو ہے مگر وہ اپنے کفری عقائد کی وجہ سے مرتد ہوچکا ہے ان کا حکم بڑا سخت ہے،"هُم اَخبَثُ الکُفار مُنکِرٌ بَعدَ الاقرار" اس وجہ سے ان کے پگڑی باندھنے کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جائیگا۔

یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ اس آخری امت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو بھی بنام سنت اور بنام اسلام گمراہ اور بد مذہب جماعت پیدا ہوئی اس نے ہمیشہ اپنے لیئے سبز پگڑی ہی پسند

کی معتزلہ نے اپنے فرقے کی پہچان سبز پگڑی رکھی اسی طرح دوسرے گمراہوں نے بھی کیا۔ سب سے زیادہ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نے زندگی بھر سبز پگڑی ہی باندھا چنانچہ آج بھی جہاں قادیانیوں کی کثرت ہے وہاں ان کے مذہبی رہنما ہری پگڑی باندھتے ہیں۔ ایسے ہی ایک مرتد فرقہ چند بشویشروی (صدیق دیندار کی جماعت) نے بھی اپنے فرقے کی نشانی بھی ہری پگڑی قرار دیا۔ کیا ان سب کے پگڑی باندھنے کو عمامہ باندھنا کہا جائیگا؟ ہرگز نہیں۔

عمامہ کا اطلاق صحیح العقیدہ سنی مسلمان کا سنت رسول صلی اللہ علیہ سلم کی ادائیگی کے جذبے کے تحت ہو وہ بھی اسی رنگ کے ساتھ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا ہے۔ اسی کو سنت کے مطابق عمامہ باندھنا کہا جائیگا۔ باقی اور رنگ کے عمامے جائز ہیں لیکن اپنے لیئے خاص کسی رنگ کو مختص نہ کریں۔

اس کو اتفاق کہیئے یا سوچی سمجھی اسکیم کے تحت گمراہوں اور بدمذہبوں کے استعمال کیئے ہوئے رنگ کو اپنی پوری جماعت کی پگڑی کا رنگ لازمی قرار دے دیا، اور سبز پگڑی پر زور دینا اور کھینچ تان کر اسکو سنت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرار دینا یہ دعوت اسلامی کی خطرناک اسکیم ہے، دعوت اسلامی سنت پاک کی ادائیگی کے لئے عمامہ استعمال نہیں کرتی بلکہ میٹھے میٹھے عطار صاحب کی پسند ان کے حکم اور ان کی خوشنودی کے لیئے سبز پگڑی استعمال کرتی ہے جو جماعت کا سیمبل اور ٹریڈ مارک ہے ایسے موقع پر ان سے یہی کہا جائیگا کہ اتار دو ان کی ہری پگڑی کہ یہ سنت کے مطابق نہیں بلکہ یہ سنت کے مطابق عمامہ استعمال کریں۔ اسکو ان ظالموں نے سمجھا نہیں حضرت تاج الشریعہ مدظلہ العالی اور میرے خلاف سب وشتم کا طوفان برپا کر دیا۔ دعوت اسلامی علماء کی گستاخ اور بے ادب جماعت ہے علماء کی حقارت اور ان کی بارگاہوں کی گستاخی کفر تک پہنچا دیتی ہے اب یہ جماعت اپنے انجام کو پہنچ چکی ہے یہ جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کی حامل نہیں یقیناً یہ جماعت گمراہوں کے راستے پر چل پڑی ہے ہم آگے اس جماعت کی گمراہی انھیں کی تحریروں سے ثابت کریں گے۔ عطار صاحب نے اپنے اقوال وکردار سے کئی بدعات اور خلاف شرع امور کو ایجاد کیا اسکی نشاندھی کی جائیگی۔

امت میں بالالتزام سبز رنگ کی پگڑی دور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے لے کر تابعین، تبع تابعین، ائمہ، علماء، فقھا، ومحدثین، اولیاء واصفیاء بالخصوص حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، وحضرت سیدنا امام شافعی وحضرت سیدنا امام احمد بن حنبل وحضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں سے کسی نے لازمی طور پر سبز رنگ کا عمامہ استعمال نہیں کیا سوائے گمراہوں اور بدمذہبوں کے اگر کسی گمراہ وبدمذہب جماعت نے اپنے لیئے کوئی رنگ یا کوئی امر لازمی کرلیا اور وہ گمراہ جماعت اسی سے پہچانی جاتی ہے ان کے رنگ کو اختیار کرنا ناجائز ہے اور ناجائز چیز کا ترک کرنا لازم ہے۔ اتنی ساری بحث سے ثابت ہوا کہ سفید عمامہ سنت ہے اور اکثر احادیث میں اس مضمون کی روایات آئی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفید لباس پسند تھا اور سفید لباس پہننے کا بھی حکم فرمایا اور مردوں کو سفید کفن دینے کی ہدایت فرمائی لہذا سفید عمامہ سنت ہے اور کبھی کبھار سیاہ اور شادنا در سبز اور دیگر رنگ کا عمامہ جائز ہے۔ سفید کے علاوہ اپنے لیئے کوئی اور رنگ ضروری قرار نہ دیں۔ بالخصوص سبز رنگ کو اس لیئے کہ اکثر گمراہ وبدمذہبوں نے اسی رنگ کو استعمال کیا تھا۔ یہ رنگ امت میں ایک اور گمراہ وبدمذہب فرقہ جسے فرقۂ مباحیہ کہا جاتا ہے اسکی پگڑی کا رنگ بھی سبز تھا، فرقۂ مباحیہ کیا ہے اور وہ کونسا فرقہ تھا جو قتل کردیا گیا اگلی قسط میں ہم بتائینگے۔

ٹی وی، وی سی آر، بالخصوص ان کے خوبوں کے آپریشن میں فرقۂ مباحیہ کی تعریف اور اسکے عقائد اور میٹھے میٹھے الیاس عطار صاحب کا مباحیانہ رنگ اور سنت کے نام پر کئی بدعتوں کی ایجاد پر بحث کے دوران ذکر کریں گے۔ چلتے چلتے میں یہ ذکر کرتا چلوں کہ میٹھے میٹھے الیاس عطار صاحب کی طرف سے قائم کردہ کئی بدعات میں سب سے بڑی بدعت آقائے کائنات حضور رحمۃ للعالمین خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لفظ ''میٹھا'' کی ایجاد ہے۔ امت میں کسی نے سرکار پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میٹھے کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال مبارکہ کو میٹھے اقوال کہا گیا ہے لیکن خود سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے میٹھا لفظ استعمال یہ بدعت کبریٰ ہے اور جرأت وبے باکی ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے حضرات انبیاء وملائکہ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ومقرب اولوالعزم بندوں کے لیئے ایسے لفظ استعمال کرنا جسکے کئی معنی ہوں اوران میں سے ایک معنی حقارت کی طرف لے جاتا ہو وہ سخت حرام بلکہ کفر تک پہنچادینے والا ہے۔انسان کو میٹھا اس وقت کہا جاتا ہے کہ وہ آدمی دھوکہ دہی میں مصروف رہتا ہے دوسرے انسان کو دھوکہ دیتا ہے، اسکو کہا جاتا ہے کہ یہ آدمی بڑا میٹھا ہے یعنی دھوکہ دیتا ہے۔میٹھا ٹھگ مشہور ہی ہے۔ایسے ہی کسی آدمی کی چال ڈھال بات چیت کا انداز زنانہ آمیز ہو یعنی وہ عورتوں کی طرح حرکتیں کرتا ہو تو اسکو میٹھا کہا جاتا ہے، جب لفظ میٹھا میں یہ معنی بھی پوشیدہ ہیں تو اس لفظ کو انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام اور اولوالعزم محبوب بندوں کے لئے استعمال کرنا حرام سخت حرام بے باکی وگستاخی ہے۔ان ظالموں نے ہمارے آقا خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس لفظ کو خاص کردیا اسی لئے ان کے وضع کردہ لفظ کو میں نے ان کی ذات کے لیئے استعمال کیا تاکہ ان میں اگر ایمانی حرارت واقعی موجود ہے تو وہ محسوس کریں کہ اسکے اندر توہین ہے یا نہیں؟

خبردار خبردار سنی مسلمانو! بھول کر بھی ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایسے ہی صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین ،ائمہ دین، علماء کرام اصفیاء واولیاء کی بارگاہوں میں میٹھے کا لفظ کبھی بھی استعمال نہ کرنا اس لفظ میں حقارت کا معنی ومفہوم بھی پوشیدہ ہیں۔ان مقرب بندوں کی بارگاہوں میں اس لفظ کے ساتھ ان کو یاد کرنا اور لکھنا سخت بے ادبی ہے، جو کفر تک پہنچنے کا اندیشہ اسکے اندر موجود ہے۔میں ہندوپاک کے علماء کرام کی خدمت میں گزارش کرونگا کہ مزید اس لفظ کی تحقیق کرکے ان پر حکم شرع کو بیان فرمائیں۔خبردار کوئی سنی لفظ میٹھا استعمال نہ کرے ہاں جتنے بھی دعوت اسلامی کے میٹھے میٹھے بھائی ہیں ان کے حمایتی علماء ہوں یا اس کے مبلغ یا عام ورکرس سب کو میٹھے میٹھے بھائی استعمال کیجئے تاکہ انھیں احساس ہو کہ اس لفظ کے استعمال سے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔اس بے ادب گستاخ حامل بدعت جماعت نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لفظ میٹھا استعمال کرکے ایک خطرناک بدعت ایجاد کی ہے اسی طرح ہم اپنے آنے والے مضامین میں ثابت کریں گے کہ میٹھے الیاس عطار صاحب کیسی کیسی بدعت کے موجد ہیں۔اور نام سنتوں پر عمل کرنے کا ہے۔سنی مسلمانوں اچھی طرح سے سمجھو کہ یہ ایک میٹھا زہر ہے جو گھول گھول کر سنیوں کو پلایا جارہا ہے۔

اب ہم اصل بحث کی طرف آتے ہیں اگر رنگوں کے استعمال میں کسی بد مذہب سے مشابہت پیدا ہوجائے تو یہ ناجائز ہوجائیگا جیسا کہ صدرالشریعہ حضرت علامہ المفتی الشاہ محمد امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان نے بہارشریعت میں لکھا ہے کہ :...''محرم کے زمانے میں کالے رنگ کے کپڑے پہننا شیعوں کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز ہے اور سرخ رنگ کے کپڑے خوارج کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز ہیں اور سبز کپڑے جاہل تعزیہ بنانے والوں کی مشابہت سے ناجائز ہیں''۔اس وقت دیندار جماعت کے نام سے ایک جماعت کام کررہی ہے اسکا ہر ممبر سبز رنگ کا عمامہ باندھتا ہے وہ قادیانیت اور دوسرے گمراہ فرقوں کا مجموعہ ہے۔ان سب پر کفر کا حکم لگا ہوا ہے۔سبز رنگ کا عمامہ باندھنا ان سے مشابہت ہوگی لہذا یہ ناجائز ہے۔حدیث مبارکہ میں آیا ہے''مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُم''جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت کریگا وہ ان میں سے ہے۔لہذا اہل سنت کو ان بے دینوں کی مشابہت سے بچنا چاہئے ورنہ ان بے دینوں کو اپنے مذہب کی اشاعت کے لیئے بہانہ مل جائیگا کہ وہ جاہلوں کو دکھا کر یہ بتائیں گے کہ ہمارے مذہب کے ماننے والے اتنے ہیں۔اس لیئے اس رنگ کی پگڑی سے بچنا چاہیئے دیندار جماعت آج بھی اپنے کام میں مصروف ہے۔وہ صرف حکومت کی طرف سے عائد کردہ پابندی کی وجہ سے دبے ہوئے ہیں۔کتھائی رنگ کا عمامہ جائز ہے۔بلکہ جو بھی رنگ کا عمامہ چاہیں اچھے ہیں۔لیکن خلاف سنت کریمہ ہے کسی بھی رنگ کو اپنے لیئے علامت اور نشانی یا ٹریڈ مارک کے طور پر استعمال یہ سنت کریمہ کہ مدمقابل ہے اپنے لیئے یا اپنی جماعت کے لئے خاص کرنے میں حکم سخت ہوگا۔

سنت اسی کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر اوقات ادا کیا ہے اور کبھی کبھار ترک بھی فرمایا ہو (تاکہ کہیں فرض واجب نہ ہوجائے) اہل علم جانتے ہیں کہ جس کی اصل نہ سنت کریمہ سے ہو اور نہ شریعت سے وہ بدعت ہے اور بدعت پر

مداوت کرنے والا گمراہ ہے لہذا کسی جماعت کی سبز پگڑی کو دینی مذہبی اعتبار سے اپنی علامت اور پہچان بنانا جیسا کہ دعوت اسلامی بناتی ہے بدعت و ناجائز ہے لہذا میٹھے میٹھے الیاس عطار صاحب اور ان کے وفادار میٹھے میٹھے ناگپوری مفتی صاحب اپنی جماعت پر خود ہی حکم لگائیں مجھے معلوم ہے کہ وہ اپنی جماعت پر حکم نہیں لگائیں گے۔

امت میں سب سے پہلے ایک گمراہ بادشاہ اشرف شعبان بن حسن کے حکم سے ۷۷۳ھ میں سبز پگڑی کو اپنی جماعت کی علامت قرار دیا۔ یہاں سے ثابت ہوگیا کہ سبز پگڑی کو بطور خاص اپنی جماعت کی علامت اور ٹریڈ مارک کے استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ عمل بدعت ہے اب تک کی بحث سے یہ ثابت ہوا کہ دعوت اسلامی دو بڑی بدعتوں میں گرفتار ہے۔ ایک بڑی بدعت حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں میٹھا سے یاد کرنا اور دوسری بڑی بدعت ہری پگڑی لازمی طور پر اپنی جماعت کی نشانی قرار دیکر استعمال کرنا جو ایک بادشاہ کی پیدا کردہ ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں :...'' (ترجمہ) کیا شریف لوگوں کو سبز پگڑی اپنی علامت کے طور پر پہننا چاہیئے جواب یہ ہے کہ یہ سبز پگڑی کی علامت ۷۷۳ھ میں بادشاہ اشرف بن شعبان کے حکم سے وجود میں آئی لہذا سبز پگڑی کی علامت سنت اور شریعت میں اسکی کوئی اصل نہیں''۔

اہل سنت کے مورخین و محدثین و فقہاء و علماء نے واضح کیا ہے کہ سبز پگڑی اشراف کے لئے سنت سے ثابت نہیں ہے اور نہ اسکی کوئی اصل ہے لہذا امام بن جعفر علیہ الرحمۃ ''الدعامہ'' میں فرماتے ہیں:...'' (ترجمہ) سبز پگڑی کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ شریعت میں اور نہ ہی زمانہ قدیم میں تھی یہ علامت ۷۷۳ھ میں بادشاہ اشرف بن حسن کے حکم سے معرض وجود میں آئی سبز پگڑی کا بطور خاص علامت اختیار کرنا بدعت ہے اور بدعت پر مداوت گمراہی ہے''۔ اتنی ساری بحث کے بعد یہ نتیجہ نکل کر سامنے آتا ہے کہ میٹھے الیاس عطار صاحب اور ان کی دعوت اسلامی گمراہ اور گمراہ گر اور جری علی الدین ہے۔

اما علی بن سلطان القاری مکی علیہ الرحمہ ۱۰۱۴ھ اپنی مشہور کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:...''یعنی جس نے تکبر و فخر وغرور و جابرانہ انداز کا لباس پہنا اپنے زہد و نیکی ظاہر کرنے سے..... (جیسا کہ میٹھے عطار صاحب کو ان کے غلام و وفادار ثابت کراتے ہیں) مشہور و معروف کرانے کیلئے کوئی مخصوص لباس اختیار کیا تو ایسے شخص یا ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ذلت و رسوائی کا لباس پہنائے گا یعنی قیامت کے دن ذلیل و رسوا ہوگا۔ (الدعامہ، ص ۹۵)''

حضرت امام محمد بن جعفر علیہ الرحمہ کے ارشاد کے تحت اپنا محاسبہ کرو۔ لیکن وہ کیسے کرے گی وہ اپنے آقا میٹھے میٹھے عطار صاحب کی غلامی اور جذبۂ وفاداری میں بال بال پھنسی ہوئی ہے۔ یہ جماعت عطار صاحب کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے اونچے مقام پر حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام پر فائز مانتی ہے اسکا ثبوت ہم ''خوابوں کے آپریشن میں دیں گے۔ لہذا اب یہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ کے لیئے سبز یا کسی رنگ کو اپنے لیئے مخصوص کرنا مجوس کا طریقہ ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ کسی بھی رنگ کو استعمال کریں جائز ہے مگر اپنے لئے یا اپنی جماعت کے لیئے کسی ایک رنگ کو مخصوص نہ کریں۔

نوٹ:: ہم اپنے مضمون میں ایک عام قاری کم خواندہ کا لحاظ کرتے ہیں، ایک ہی بات کو مختلف پہلوؤں سے ثابت کرتے ہیں تا کہ ایک عام قاری اور کم پڑھ لکھا آدمی بھی اچھی طرح سے سمجھ لے۔

(باقی آئندہ) ☆☆☆☆☆

(بقیہ صفحہ ۱۹ کا)

مولوی ظہیر غیر مقلد نے اپنی کتاب البریلویہ میں یہ نام ہمیں دے کر دنیا بھر میں ایک نیا فرقہ مشہور کر دیا ہے، بہت خوب۔

قلمکارِ بالی عمریا کے طور ذرا ان کے بھی کرو فرد دیکھ لینا
ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا مدیروں کے بھی تم ہنر دیکھ لینا

گویا یہ معدودے چند عناصر اپنے حسد و عناد میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم ہزاروں اکابر امت سے زیادہ وسعت علم کے حامل و ماہر اور ان سے زیادہ وسعت نظر اور جماعتی مفاد کو سمجھنے والے ہیں۔ ان کثیر التعداد اکابر امت نے تو بریلوی کہلا کر اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگا کر اہلسنت کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا۔ مذکورہ بالا اکابر سے ہم بہتر انداز میں جماعت اہلسنت کا تحفظ و وفا کر سکتے مگر آسمان کا تھوکا منہ پر پڑتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سواد اعظم اہلسنت کو جدا نہیں کر سکتی۔